200633 ـ قبروں كو پختہ بنانے اور ان پر تعميرات كرنے كے بارے ميں ايک شبہ اور اسكا رد

سوال

سوال: ميں نے بريلويوں كے دلائل كا مطالعہ كيا ہے، جن كى ترديد كيلئے مجھے جلد ہى كوئى نہ كوئى دليل مل گئى، ليكن ايک روايت كے متعلق مجھے مشكل در پيش ہے، جس كا جواب ميرے پاس نہيں ہے، وہ كہتے ہيں كہ ابن ابى شيبہ عن يزيد بن ۔۔۔ (ميرے لئے والد كا نام واضح نہيں ہو سكا) كى كتاب تاريخ المدينہ المنورہ ميں ہے كہ: "انہيں اپنے گھر ميں كنويں كى كھدائى كے دوران ايک پتھر كى سِل ملى، جس پر ام المؤمنين [ام] حبيبہ رضى اللہ عنہا كا نام كندہ تھا، تو انہوں نے مزيد كھدائى سے ہاتھ روک ليا، اور انكى قبر پر ايک كمرہ تعمير كر ديا، راوى كہتے ہيں كہ وہ اس كمرے ميں داخل بھى ہوا ہے ، اور قبر كو ديكھا بھى ہے۔

اس روايت كى وجہ سے قبروں پر تعميراتى كام كو مسنون كہتے ہيں، اور مجھے اس كا جواب ديتے ہوئے كسى كى طرف سے يہ بھى كہا گيا ہے كہ يہ روايت موضوع ہے۔ ميرى آپ سے گزارش ہے كہ آپ اس روايت كے موضوع ہونے كے بارے ميں مكمل تفصيل اور وضاحت كر ديں، كہ اسے موضوع كيوں كہا گيا ہے۔

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر: (150265) ميں بريلوى فرقہ كے بارے ميں معلومات بيان كى جا چكى ہيں، كہ يہ فرقہ غالى صوفى فرقہ ہے، اور انكى دعوت كے بنيادى اصول نبى صلى اللہ عليہ وسلم اور اہل بيت ، و نيک لوگوں كى شان ميں غلو پر مبنى ہيں، يہ لوگ اہل سنت سے دشمنى ركھتے ہيں، اور لوگوں كو جہاد فى سبيل اللہ سے روكتے ہيں۔

دوم:

اسى طرح سوال نمبر: (130919) اور سوال نمبر: (185266) ميں گزر چكا ہے كہ قبروں پر تعميراتى كام حرام ہے؛ كيونكہ يہ شرک كا ذريعہ ہے، اور ايسے ہى يہ عمل قبروں كے بارے ميں سنت سے ثابت شدہ احكامات ميں خود ساختہ اضافہ ہے۔

سوم:

ابو زيد عمر بن شبہ نميرى رحمہ اللہ "تاريخ المدينة" (1/ 120) ميں كہتے ہيں:

"ہمیں محمد بن یحیی نے بیان کیا کہ انہیں عبد العزیز بن عمران نے خبر دی کہ اُنہیں یزید بن سائب نے بتلایا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ : "جب عقیل بن ابی طالب رحمہ اللہ نے اپنے گھر میں کنواں کھودنے کیلئے کھدائی کی تو انہیں اس دوران ایک پتھر ملا جس پر "ام حبیبہ بنت صخر بن حرب کی قبر" کندہ تھا، تو عقیل نے اس کنویں کو بند کر دیا، اور اس پر ایک کمرہ بنا دیا" یزید بن سائب کہتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہوں اور اس قبر کو بھی دیکھا ہے۔

اسکی سند انتہائی بوسیدہ ہے، اسکی تفصیل یہ ہے:

عبد العزیز بن عمران: یہ الزہری المدنی الأعرج ہے، جو کہ "ابن ابی ثابت " کی کنیت سے معروف ہے، اسکا حکم یہ ہے کہ یہ " متروك الحديث " ہے، یعنی اسکی احادیث متروک ہیں ۔
۔چنانچہ یحیی بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"ليس بثقة ، إنما كان صاحب شعر " یہ ثقہ نہیں ہے، یہ تو ایک شاعر تھا۔
اسی طرح انکا کہنا ہے کہ : "كان يشتم الناس ويطعن في أحسابهم ، ليس حديثه بشيء " یہ لوگوں کو گالیاں بکتا تھا، اور انکے حسب نسب میں کیڑے نکالتا تھا، اسکی احادیث کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔
۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ: "منكر الحديث لا يكتب حديثه " یہ منکر الحدیث ہے، اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔
۔امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "متروك الحديث ، وقال مرة لا يكتب حديثه " اسکی احادیث متروک ہیں، اور ایک بار یہ بھی کہا کہ: اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔
۔امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "يروي المناكير عن المشاهير " مشہور راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔
۔امام أبو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: " ضعيف الحديث منكر الحديث جدا "اسکی احادیث سخت ضعیف اور منکر ہیں۔
۔امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "امتنع أبو زرعة من قراءة حديثه وترك الرواية عنه " امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے اسکی احادیث پڑھنا ہی چھوڑ دی تھیں، اور اس کی روایات آگے بیان نہیں کرتے تھے۔
۔امام ترمذی اور دارقطنی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ: یہ راوی ضعیف ہے۔

"تہذیب التہذیب" (6/ 312)

بلکہ عمر بن شبہ خود ہی جنہوں نے اسکی یہ روایت پیش کی ہے وہ کہتے ہیں:
"عبد العزیز اپنی احادیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے؛ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں کو آگ لگا دی تھی، تو پھر وہ اپنے حافظے سے حدیثیں بیان کرتے تھے" انتہی
"تاریخ المدینۃ" (1/ 123)

چنانچہ جس راوی کی یہ حالت ہو تو مسلمانوں کے عقائد کی مخالفت میں اسکی روایت کو حجت کیسے مانا جا سکتا ہے؟ حالانکہ سلف صالحین نے کبھی بھی قبروں کو پختہ نہیں بنایا، بلکہ اس کام سے منع کرتے آئے ہیں، بقیع میں آپ دیکھ لیں کہ بڑے بڑے صحابہ کرام کی قبریں ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی عمارت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ قبریں پختہ ہیں۔

یقینی بات ہے کہ اس قسم کی روایات کو قابل حجت دو قسم کے لوگ ہی بنا سکتے ہیں:

-یا تو وہ اس علم سے جاہل ہوگا کہ کن روایات کو حجت بنایا جاسکتا ہے، اور کن روایات کو حجت نہیں بنایا جاسکتا۔

- یا پھر خواہش پرست؛ چنانچہ جو اپنی سوچ اور فکر کے موافق ہو اسے بیان کر دیا چاہے جھوٹ ہو یا سچ، اور جو اپنی سوچ اور فکر کے مخالف ہو اسے ردّ کر دیا چاہے صحیح بخاری و مسلم ہی میں کیوں نہ ہو۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (26312) اور (146400) کی طرف رجوع کریں۔

واللہ اعلم.